اخبار نور افشاں لودیانہ

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

وہی تھا نور حقیقی جو آکے دنیا میں۔ ہر ایک شخص کو کرتا ہے جو سراسر روشن

چمکو نور افشاں اور اٹھو کر روشن۔ تیری سیاہی میں ...

اخبار نور افشاں ہر پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے جس میں مضامین مفید علمی و مذہبی ... اخبار کے متعلق ہر قسم کی خط و کتابت بنام ایڈیٹر متعلق حساب کتاب بنام سپرنٹنڈنٹ صاحب ...

نمبر ۳۲	مطبوعہ ۸۔ اگست ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ	جلد ۱۷

نور افشاں

مطبوعہ ۸ اگست ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ

نور افشاں مطبوعہ ۱۱۔ اکتوبر ۱۸۸۸ء نمبر ۴۱ صفحہ ۴ میں نصیفہ مراسلات جبکہ ہم بہار نمبر مدد علم الہی میں تھے ہمارا ایک مضمون (حضرت محمد صاحب کا اپنی نسبت لفظ رسول اللہ سے انکار) شائع ہوا تھا اُسپر منشور محمدی مطبوعہ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۰۶ھ نمبر ۸ صفحہ ۲۷ پر ہمارے عنائت فرما میاں اللہ دیا صاحب جلد ساز نے کچھ تحریر فرمایا ہے لہذا ہم بھی جواب الجواب عرض کرتے ہیں کیونکہ اب تھوڑا ہی نزاع رہگیا ہے اور وہ یہہ ہے کہ ہمارے مضمون کے حصہ میں اول محمد صاحب کا لفظ رسول اللہ اپنے ہاتھ سے کاٹ دینا دوم خلیفہ عمر کا اُسپر اشتباہ رسالت سوم محمد صاحب کا لکھ دینے کا حکم فرمانا چہارم محمدیوں کا بخوف جان اسلام سے انکار کر دینا۔ پنجم خداوند مسیح کا آخر دم تک دعوی ابن اللہی پر قائم رہنا وغیرہ پس مجیب کو لازم تھا کہ در صورت انحراف کل امور کا جواب تحریر فرماتے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ جو کچھ جواب میں زیب قلم نوازش رقم فرمایا ہے وہ سب ہمارے دعوی کی تصدیق ہے دیکھو صفحہ ۲۷ سطر اول اصل حقیقت صلح حدیبیہ کی نامہ کالم دوم سطر ۱۷ کہ شہادتیں کرائیں گئیں اور اسی کالم اول کی سطر ۲۴ کو کہ پھر آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے لفظ رسول اللہ کو محو کرکے بن عبداللہ لکھدیا۔ ملاحظہ کرو اور اسی کے ساتھ ہماری عبارت مندرجہ نور افشاں صفحہ ۴ کالم اول سطر ۱۲ کو محمد صاحب نے رسول اللہ کاٹ کر ابن عبداللہ بنا دیا مقابلہ کرو صرف اتنا فرق ہے کہ آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عوض ہنے محمد صاحب لکھدیا مطلب ایک ہے اپنے دست مبارک سے ہماری عبارت میں محذوف ہے اور محو کرکے کے بدلے کاٹ کر ہم نے لکھدیا ہے باقی سب وہی ہے پس ہمارے شفیق مجیب کو ہمارا دعوی تسلیم ہے کہ محمد صاحب نے لفظ رسول کاٹ دیا اس میں اب آئیندہ کوئی جھگڑا باقی نہیں رہا۔ لیکن آپ فرماتے ہیں کہ آپ محض اُمی تھے یہہ لکھنا آپ کا بطور معجزے کے تھا ہمارا اسپر یہہ سوال ہے کہ معجزہ آپ کسے کہتے ہیں معجزہ کے معنے ہیں عاجز کر دینیوالا اور اصطلاح میں وہ امر جو خلاف عادت واقع ہو اور ظہور اُسکا صرف اثبات دین حق کے لئے ہو لیکن یہاں دونوں صورتیں مفقود ہیں اول لکھنے سے ہی محمد صاحب کا اُمی نہ ہونا ثابت ہوتا ہے اور آپ اُمی ثابت کر رہے ہیں یہہ کیسی اُلٹی سمجھ ہے پھر ثبوت عدم رسالت کو آپ معجزہ فرماتے ہیں ہاں استدراج فرماتے تو زیبا تھا جسطرح مسیلمہ کے معجزات کو آپ صاحبان استدراج فرماتے ہیں کیونکہ یہاں تو محو رسالت ہے نہ اثبات رسالت کچھ تو انصاف فرمائیے۔ پھر باوجود اسقدر اقرار کے پانچویں سطر کالم ا میں آپ ناظرین سے فرماتے ہیں کہ آنحضرت نے کس جگہہ انکار رسالت کیا ہم کہتے ہیں کہ کالم اول سطر ۴۱ منشور محمدی میں انکار رسالت خود آپ ہی اپنے قلم اعجاز رقم سے تحریر فرما چکے ہیں جسطرح محمد صاحب کا انکار رسالت تحریری ہے اسیطرح آپ کا بھی اقرار انکار رسالت تحریری ہے ناظرین کو ناحق تکلیف دیجاتی ہے۔ آگے چلکر سطر ۱۱

میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت کا لفظ رسول اللہ کو محو کر کے لکھنا مصلحت وقت تھا واہ! اعلائے کلمۃ الحق کو مصلحت وقت سے کیا سروکار ہے آپ ہی انصاف فرمائیے کہ ایسا شخص رسالت کے سزاوار ہے اور خاص اُس حالت میں کہ اسے خود انکار ہے بعد ازاں آپ سارے اعتراضات کو بالائے طاق رکھکر خداوند مسیح پر اتہام لگاتے ہیں کہ اُسنے اپنے شاگردوں سے فرمایا کہ کسو سے نہ کہیں کہ میں یسوع مسیح ہوں۔ لیکن اس سے تو وہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ مسیح نے مسیحیت سے انکار کیا صرف اسقدر کہ شاگردوں کو اجازت نہیں دی اور یہہ اُسے اختیار تھا کہ اجازت دے یا نہ دے اجازت نہ دینے اور انکار کرنے میں زمین و آسمان کا فرق ہے اگر محمد صاحب اپنے اصحاب سے فرماتے کہ کسو سے نہ کہو کہ میں رسول اللہ ہوں تو ہمکو کیا مجال اعتراض تھی۔ سوائے اسکے ہم نے اپنے مضمون میں انجیل مرقس کے ۱۴-۶۱ و ۶۲ کا جو حوالہ دیکر یہہ بات ثابت کی کہ خداوند نے آخر دم تک دعویٰ ابن اللّٰہی سے انکار نہیں فرمایا اُسکا جناب نے کچھ جواب ہی نہ عنایت فرمایا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپنے بھی اسے منظور فرمالیا ہے صرف اس مقام پر شبہ وارد ہوا تھا سو بفضلہ وہ شبہ دفع کر دیا گیا۔ پھر آپ حسب عادت مستمرہ محمدیاں پطرس اور پولوس کا تذکرہ فرماتے ہیں کہ اول نے مسیح کا تین بار انکار کیا اور دوم نے جہاں جیسا موقع پایا اپنے کو بنایا کبھی یہودی کبھی بے شریعت وغیرہ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ اُنہیں دونوں رسولوں نے جان دی پر مسیح کا انکار نہ کیا چنانچہ اول الذکر اُلٹا مصلوب ہوا اور دوم روم میں تلوار سے شہید ہوا اور پولوس کی نسبت جیسا کہ آپ خود تحریر فرماتے ہیں کہ یہودیوں کو نفع میں یاوں اور شریعت والوں کو نفع میں یاوں اس سے کیا ثابت ہوتا ہے یہی نہ کہ اُسنے اُن سبھوں کو عیسائی کرنے میں یہہ سب کچھہ کیا نہ کہ خود عیسائی سے یہودی وغیرہ بن گیا!!!! کیا اعتراض فرمائے جاتے ہیں۔ رہا ہماری نسبت تنخواہ کے بند ہو جانے کا الزام اسکا ہم کچھہ جواب نہیں دیسکتے کیونکہ ہر ساز اپنی ہی آواز دیتا ہے محمدی مذہب بطمع غنیمت وغیرہ جاری ہوا جسے آپ خود بھی جانتے ہیں +

پھر پولوس رسول کی نسبت اس آیت سے کہ میں سب سے چھوٹا ہوں اور اس لائق نہیں کہ رسول کہلاؤں آپ انکار رسالت ثابت کرتے ہیں حالانکہ اس سے صرف پولوس کی کسر نفسی ثابت ہوتی ہے نہ کہ انکار رسالت آیت میں تحریر ہے کہ اس لائق نہیں کہ رسول کہلاؤں نہ یہہ کہ میں رسول نہیں ہوں یا مثل محمد صاحب کے عین موقع رسالت پر لفظ رسول اپنے دست مبارک سے حک فرما دیا جناب من اب تو صحیفہ رسالت آنحضرت کا شیرازہ بالکل اُدھڑ گیا اور آپ ہی نے اصل حقیقت حدیبیہ لکھکر انکار رسالت محمدی کی وثنتی پر لکی چڑھا دی +

پھر آپ ایلی ایلی لما سبقتانی سے یہہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ مسیح نے اپنا الوہیت سے علیحدہ ہونا فرمایا ہے۔ لیکن منصف مزاج دانا آدمی خداوند کے اس فرمان سے کہ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا معلوم کر سکتا ہے کہ یہہ استفہام بھی کس سبب سے فرمایا گیا یعنے حالت ادائے کفارہ گناہ میں خدا باپ کا چہرہ مسیح سے ذرا ایک چھپ گیا تھا تاکہ عدالت پوری ہو مگر اس قول سے یہہ بات تو اب بھی ثابت نہ ہوئی کہ مسیح نے خدا کو چھوڑ دیا مسیح نے کبھی خدا باپ کو نہیں چھوڑا اگر ایسا ہوتا تو وہ کبھی اس چھوڑ دینے پر اعجباً بانفرماتا کہ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا اسی قول سے اُسکی یگانگی ثابت ہوتی ہے کیا جب مجرم عدالت میں سزا پاتا ہے تو کہہ سکتا ہے کہ اے حاکم تو نے مجھے کیوں سزا دی کیونکہ وہ اپنے جرم سے واقف ہے۔ اور نہ اس قول سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ خداوند مسیح نے اپنی الوہیت سے انکار کیا مجیب صاحب ذرا انصاف فرمائیے اور ایسا صریح جھوٹ زبان پر نہ لائیے کہ مسیح نے صلیب پر آواز بلند پکار کر انکار کر دیا کہ میں خدا نہیں اگر سچے ہو تو انجیل سے دکھائیے ان کنتم صادقین اور محمد صاحب کا انکار رسالت نہ صرف ہم نے لکھا ہے بلکہ آپ ہی نے اقرار کر دیا کہ نبی کریم نے اپنے دست مبارک سے لفظ رسول محو کر دیا۔ پس ہٹ دھرمی اور تقلید آبائی سے توبہ کر کے اُس نجات کیطرف آئیے جو صلیب پر خداوند مسیح نے آپکے اور سب ایمانداروں کیواسطے تیار کی ہے +

نکتہ۔ للہ رہا ہوا لڑکا چوکیدار گھر سے ایک تنکا تک جانے نہیں دیتا مگر تعجب ہے کہ انا لہ لحافظون کے ہوتے سارا قرآن پھونک دیا گیا کئی لاکھ اصحاب کبار بیٹھے تماشہ دیکھتے رہے

ع وائے بیدردی کوئی تاپے کسی کا گھر جلے +

ریویو

موجودہ حالت میں جب ہم ہندوستان اور اُس کے باشندگان پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ دونوں کیواسطے کیا ہی عمدہ زمانہ ہے انتظام سلطنت کے لحاظ سے کسیکو کسی قسم کی شکایت نہیں۔ رفاہ عام کے لحاظ سے تعمیر شفاخانہ و تکیل پختہ سڑک ریلوے تار برقی جہاز وغیرہ کامل ثبوت بادشاہ کی نیک نیتی اور رعایا پروری پر نظر آتا ہے جو امن و امان رعایا کو اُس عہد سلطنت میں حاصل ہے گذشتہ حکومتوں میں خواب میں بھی میسر نہ ہوا ہوگا۔ پس یہاں ایک پوشیدہ خواہش جو دلوں میں پیدا ہوتی ہے اس امر کے مستدعی معلوم ہوتی ہے کہ رعایا ہند اپنے بادشاہ عدالت پناہ کے کل حالات سے آگاہی حاصل کرے پس ایسی حالت میں کتاب سرگذشت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند جسکو پادری بیڈل صاحب کی بیوی صاحبہ نے زبان اُردو میں ترجمہ کیا اور جو کہ مطبع میتھوڈسٹ پبلشنگ ہوس میں دوبارہ چھپی ہے کیا کم اطمینان بخش خاطر رعایائے ہند ہے۔ اس کتاب کے دیباچہ میں جو کچھ ضرورت اشاعت رسالہ ہذا مولفہ صاحبہ نے بیان کی ہے سب درست اور بجا ہے یہہ رسالہ ۹ باب پر تقسیم کیا گیا ہے جس میں پیدائش اور لڑکپن اور عالم شباب اور کنوار پن اور شادی اور خانہ داری اور انتظام سلطنت اور بیوہ ہو جانا ملکہ کا اور انتقال شہزادہ اور اختیار خطاب قیصر ہند سب کچھ مختصراً درج ہے سوائے ٹائٹل پیج ۸۴ صفحہ پر رسالہ ختم کیا گیا ہے ٹائٹل پیج پر حضور قیصرہ ہند کی تصویر دکھائی گئی ہے دوسرے صفحہ پر قیصرہ کے شوہر مرحوم کی تصویر موجود ہے پھر ایک کلان سفید صفحہ پر قیصرہ ہند کے خاندان کی تصاویر کا مرقع کھینچ دیا ہے۔ بعدہ آگے چلکر ایک فوٹو حضور لیڈی ڈفرن صاحبہ کا نہایت عمدہ دیا ہوا ہے۔ درحقیقت یہہ کتاب ناظرین کیواسطے چند خو

فوائد بخش ہی خاصکر ہماری ہندوستانی عورتوں کیواسطے تو گویا اُستاد ہی۔ کیونکہ جب وہ رسالہ ہذا میں حضور قیصرہ ہند کا اپنے شوہر باوفا کے ساتھ عمدہ برتاؤ دیکھینگی کہ باوجود خداداد حشمت و سلطنت جسکی نظیر آج صفحہ دنیا پر نہیں کیونکر ہماری ملکہ معظمہ نے شوہر کی تابعداری مدنظر رکھی اور کس خوش اسلوبی سے اُنکے شوہر و نیدار نے اپنی بی بی سلطان انگلنڈ و ہند کے ساتھ حق شوہریت ادا کیا اور اپنی اولاد کی تربیت و پرورش کا رنگ ڈھنگ کیا ہی عمدہ طور سے ڈالا تو کہانتک اُنکی طبیعت پر اثر نہ ہوگا میں کہتا ہوں کہ ضرور ہوگا۔ غرضکہ یہہ کتاب ہندوستان کے ہر مرد و عورت کیواسطے مفید ہی یہہ رسالہ مینیجر وسٹ پبلشنگ ہوس لکھنو سے بادائے قیمت ۳/۰ ر مل سکتا ہی +

یعقوب مسیح مدرسہ مشن اسکول رڑکی سے تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں ایک شخص مسمی عبدالرحیم خان قوم افغان ملازم پلٹن سفر مینا نے پادری ہابر صاحب سے مذہبی گفتگو سر بازار نہایت سختی سے کی لیکن پادری صاحب نے مسیحی برداشت کے ساتھ معقول جواب دیکر خداوند مسیح مصلوب کی منادی اُسے سنائی بعد ہی یوم کے شخص مذکور پادری صاحب کے پاس آکر اپنے گناہ کا اقراری ہوکر نجات کا طالب ہوا پادری صاحب موصوف نے پندرہ یوم کے بعد ۲ جولائی ۱۸۹۹ء کو بپتسمہ دیکر اسکا نام یوشع رکھا خداوند رب الافواج اس جوان کو ایک بہادر مسیحی سپاہی بناوے۔ آمین +

حضرات نامہ نگار صاحبان! آپ کے مضامین مرسلہ نمبر وار درج اخبار ہوتے ہیں اگر دیر ہو جائے تو گھبرائے نہیں۔ کیونکہ اخبار بوجہ قلت خود و کثرت مضامین کے گنجائش نہیں رکھتا۔ لیکن یاد رہے کہ کسی صاحب کا مضمون بشرط پسند طبع اڈیٹر ضائع ہرگز نجائیگا +

حیات ابدی یہہ ہو کہ وہ تجھے اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہی جانیں۔ یوحنا ۱۷-۳

مراسلات

معجزہ اور انسانی شہادت

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر ۲۹ ۱۸۹۹ء)

ہوم صاحب کی تقریر کی کمزوری بخوبی ظاہر ہوگئی ہی اب میں ایک بات کا تذکرہ کرونگا جس سے اسکی بے انصافی اور بے خلوصی بھی ظاہر ہو جاوے گی ہوم صاحب کہتے ہیں کہ نیچر یکساں اور غیر متغیر ہی ضرور اُسکا مطلب یہہ ہی کہ نیچر یکساں اور غیر متغیر نہ صرف اُنکے تجربہ میں ہی بلکہ کل دنیا کے تجربہ میں ہی نیچر ہمیشہ یکساں اور غیر متغیر پایا گیا ہی اب میرا سوال یہہ ہی کہ اُنکو یہہ کسطرح دریافت ہوا کہ خلقت کی ابتدا سے لیکے ابتک کبھی بدلی نہیں ضرور یہہ بات اُنکو انسانی شہادت سے معلوم ہوئی ہی کیونکہ اور کوئی صورت گذشتہ خبروں کے معلوم ہونے کی نہیں اُن کا اپنا قول یہہ ہی کہ انسانی شہادت متغیر اور جھوٹی ہی اعتبار کے لائق نہیں اُنہوں نے کسطرح ایسی شہادت سے نیچر کا یکساں اور غیر متغیر ہونا مان لیا ہی اُنکی بے انصافی اور بے خلوصی اس مقام پر ظاہر ہی کیونکہ اُنہوں نے نیچر کا یکساں اور غیر متغیر ہونا انسانی شہادت سے مان لیا لیکن معجزہ کا ہونا انسانی شہادت سے نہیں مانتے اُنکی تقریر کے بموجب انسانی شہادت اچھی اور لائق اعتبار ہی اپنے مطلب اور خیال کے پورا کرنیکو لیکن نہایت جھوٹی اور بے اعتبار ہی دوسرے کے مطلب کی تائید میں یہہ کیسی بے انصافی کی بات ہی پھر اگر ہم ہوم صاحب کی تقریر کو قبول کرلیویں تو ہم کسی قسم کی نئی وقوعہ نئی ایجاد پر یقین نہ کرسکینگے مثلاً ہم نئیوں ستارہ کے وجود پر (جو چند سال سے ظاہر ہوا ہی) اعتبار نہیں کرسکتے کیونکہ پچھلے زمانہ کے لوگوں نے کبھی اُسکو نہ دیکھا ہی نہ سنا نہ ہم ریل یا تار کی ایجاد پر اعتبار کرسکتے ہیں کیونکہ یہہ بھی پچھلے زمانہ میں نیچر کے قاعدہ میں دیکھا نہیں گیا حقیقت یہہ ہی کہ ہوم صاحب نے یہہ اعتراض خلوص دل سے نہیں کیا اُنکی مصنفات کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ خود نیچر کے یکساں اور غیر متغیر ہونے کے قائل نہیں تھے ایسے مضموں کی آخیر میں جس میں اُنہوں نے معجزہ پر اعتراض کیا صاحب موصوف یوں فرماتے ہیں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ معجزہ یا خرق عادت ممکن اور انسانی شہادت سے ثابت ہی ہوسکتا ہی مثلاً اگر ہر ایک زبان کی ہر ایک تصنیفات میں یہہ بیان ہو کہ سوا ۱۶۰۰ سن عیسوی کے پہلے جنوری سے آٹھ دن تک کل دنیا میں اندھیرا رہا اور اگر اس عجیب بات کا تذکرہ لوگوں کی روایتوں میں پایا جائے اور اگر اُن ملکوں کے سفر کرنے والوں سے بھی اسبات کی تصدیق ہووے تو بیشک حال کے زمانہ کے عالموں پر فرض ہی کہ اسبات کا یقین کریں لیکن اگر یہہ بیان ہو کہ یہہ معجزہ کسی مذہب کی تائید میں دکھایا گیا ہی تو ہم اسکو کبھی نہیں مان سکتے نہ اسکی دلیل کی تحقیقات کیطرف متوجہ ہونگے اسکا سبب یہہ ہی کہ مذہبی معاملہ میں لوگ کثر ایسے عجائبات کے بیان سے اسقدر ٹھگائے گئے ہیں کہ کسی معجزہ کا ذکر مذہب کے ساتھ ہونا اُسکے جھوٹھے ہونیکی کافی دلیل ہی +

(باقی آئندہ)

راقم

پادری کے۔ سی۔ چٹرجی۔

ہوشیارپور

بقیہ عیسویت شافی قدرت ہی

دفعہ ۵۔ ایمان

(راستباز ایمان سے جئیگا)

گذشتہ دفعات میں ہم نے نجات اور منجی کا احوال معلوم کیا۔ اب معلوم کرنا چاہئے کہ یہہ نجات ہمارے لئے کسطرح موثر ہوسکتی ہی۔ اب ہم کیا کریں کہ مسیح کے کفارہ کا فائدہ ہمکو پہنچے۔ مسئلہ نجات کو کیوں اور کسطرح کو صرف سمجھنا مفید نہیں ہی جبتک کہ حقیقت میں ہمارے لئے تاثیر گر نہ ہووے۔ سو

اُس سے فیضیاب ہونیکے لئے ضرور ہی کہ ہم بے پرواہ اور غافل نہ ہوویں بلکہ "اپنی نجات کے کام کئے جاویں" ۔ در وہ بات جو مسیح کی نجات میں ہمکو شریک کرتی **ایمان ہی**- یاد رہے کہ ہر ایک ایمان حیات رساں ایمان نہیں ہی- کیونکہ حیات رساں ایمان وہی ہوسکتا ہی جو زندگی کے مالک پر ہو نہ کہ وہ جو مُردہ انسان یا اشیا ریجان پر ہو جیسا ہندؤں اور محمدیوں وغیرہ کا ہی- ہمنے معلوم کیا کہ زندگی کا مالک خداوند یسوع مسیح ہی "زندگی اُسمیں تھی"، جسطرح خدا آپ میں زندگی رکھتا ہی (یوحنا ۱: ۴: ۵: ۲۶) اور فقط اُسنے ایسا کام کیا جسکے ذریعہ سے گناہوں میں مُردہ انسان کو ہمیشہ کی زندگی حاصل ہووے- اگر انسان اُسپر ایمان لاوے اور اسکو پیار نہ کرے تو اسکے کفارہ سے گنہگار کو کچھ فائدہ نہ ہوگا- بلکہ بموجب تقاضا الٰہی وہ ہمیشہ کے عذاب والی موت میں رہینگے- "جو اُس پر ایمان نہیں لاتا اُسکے واسطے سزا کا حکم ہو چکا" (یوحنا ۳: ۱۸) +

ایمان کے بارے میں بھی فلاسفی اور مذہب کا اتفاق ہی- عقل کی معلومات کو مان لینا روح کا ایمان ہی دین کی رو سے بھی ایمان کا مطلب مان لینا ہی لیکن جیسے عقل کی معلومات محدود ہیں ویسے اُسکا ذاتی ایمان بھی قدرت سے باہر وسعت نہیں رکھ سکتا- یا یوں کہیں کہ بعد مرگ اسکو کچھ وسعت نہیں ہی- دین عقل کی معلومات کے ذخیرہ کو بڑہاتا ہی اور اُسکے ایمان میں اَور معلومات شامل ہو جاتی ہیں- یعنے "ایمان اُمید کی ہوئی چیزوں کی ماہیت اور اندیکھی چیزوں کا ثبوت ہی"- دین کے ذریعہ سے ایمان کو یہہ ترقی ہوتی ہی کہ انسان آسمانی اور اندیکھی چیزوں کا قابض ہو جاتا ہی- مگر پیشتر اُس سے کہ ہم اُن چیزوں کو اپنے لئے ثابت کر لیویں اور اُنکی اُمید رکھیں ضرور ہی کہ ہمارا اُسکے ساتھ میل ہووے جسکے اختیار میں وہ سب چیزیں ہیں- "وہ زندگی کا مالک"- اور "ابدیت کا باپ" ہمارا نجات دینے والا خداوند یسوع مسیح ہی- اسکے کفارہ پر ایمان لانے سے آسمانی خوشی کی اُمید اور اسکی تحصیل کی دلیل ہو سکتی ہی- اُسنے اپنے کفارہ سے خدا اور انسان میں میل کروایا اور جو اُسپر ایمان لاتے ہیں انہیں خدا اپنے فرزند ٹھہراتا ہی (یوحنا ۱: ۱۲) اور وے خدا کی چیزوں کے وارث اور ہمیشہ کی زندگی کے حقدار ہو جاتے ہیں- (رومیوں ۸: ۱۷) پس عیسوی ایمان میں یہہ فضیلت اور یہہ مقدور ہی اور اسلئے نجات کا مدار ایمان پر رکھا گیا ہی (یوحنا ۳: ۱۶) اور لوگوں کو مسیح پر ایمان لانیکی تاکید پر تاکید آئی ہی غرضکہ مسیح کا کفارہ ایمان کے ذریعہ سے ہمارے لئے موثر ہو سکتا ہی- اور اس زندگی میں یہہ ایمان ایمانداروں کی زندگی پر یوں اثر کرتا ہی کہ جسطرح خدا نے اپنے بیٹے کے وسیلے سے اپنی محبت انسان پر ظاہر کی ہی وے بھی اسکے بیٹے پر ایمان لاکے خدا سے اپنی محبت ظاہر کرتے اور اسکے حکموں پر عمل کرتے ہیں +

عقل کے مقابلہ میں ایمان کی یہہ خوبی ہی کہ جب عقل ہماری ہلاکت کا باعث ہو تو اس حالت میں ایمان ہماری زندگی کا باعث ہی- تعلیم کفارہ میں ہر ایک بات انسان کی سمجھ میں نہیں آسکتی اور خصوصاً طریق دخل الٰہی- اس موقع میں اگر عقل الٰہی بھیدوں کو بغیر سمجھے کے نہ مانے اور ہم جب اسکے اپنی روش نہ رکھے تو ہلاکت اس بے ایمانی کا صریح نتیجہ ہی عقل کی اس خطرناک ضد میں ایمان ہی کے ذریعہ سے خبر ہی- بیشک یہہ نامناسب ہی کہ ہم اُن باتوں کو مان لیویں جو عقل کے برخلاف ہوں مگر اُسوقت کیا کریں جب عقل خود صداقتوں اور حقیقتوں کے برخلاف ہو- کسی چیز کو عقل کے برخلاف کہنے میں تامل چاہئے- کیونکہ اکثر نہ سمجھ آنیکی بنا پر بعض باتوں کو خلاف عقل کہدیا جاتا ہی- جو باتیں فوق العقل ہیں وہ کیونکر خلاف عقل ہو سکتی ہیں چنانچہ کفارہ میں دخل الٰہی ایک اسرار فوق العقل ہی- ایسے امور میں عقل عاجز ہی اور ایمان کے زور سے کام چلتا ہی- اسلئے ہمنے کہا کہ جب عقل ہماری ہلاکت کا باعث ہو تو اسوقت ایمان ہماری سلامتی اور زندگی کا باعث ہی عقل تو ہمیں نیچر سے ملاتی لیکن ایمان نیچر کے خدا سے ملاتا ہی +

اب موقع ہی کہ ہم فیصلہ کریں کہ کس سے نجات پاوینگے- سو یاد رہے کہ مسیح خداوند کے سوائے کوئی اَور شخص باشتے نجات دینیوالا نہیں ہی- وہی اس لائق ہی جیسا اسکی ذاتی فضیلت اور قدرت کے بیان میں ہم نے معلوم کیا- "کسی دوسرے سے نجات نہیں- کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس سے ہم نجات پا سکیں" (اعمال ۴: ۱۲) نجات پانے والوں اور ہلاک ہونے والوں کی فقط یہی پہچان ہی- سچ ہی کہ ایک تو انسان طبیعت سے غضب کے فرزند ہیں (افسیوں ۲: ۳) اور دوسرے اگر ایسی بڑی نجات سے غافل رہیں تو پھر کیونکر بچینگے؟ (عبرانیوں ۲: ۳) مگر ہر ایک جو ایمان لاتا اور بپتسمہ پاتا نجات پاویگا" (مرقس ۱۶: ۱۶) اے لوگوں کے گھرانوں ہشیار ہو کیا کر رہے ہو؟ - زندگی کہاں ہی اور تم کدھر جاتے ہو- ہمیشہ کی زندگی تو مسیح کے پاس ہی- خداوند مسیح نے تاکید سے فرمایا ہی کہ "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہی- ہمیشہ کی زندگی اُسی کی ہی" (یوحنا ۶: ۴۷) +

(ایمان کی تاثیریں)

ایماندار کی زندگی پر ایمان کی تاثیر کئی قسم کے نتیجے ہیں

(۱) ایمان راستباز ٹھہراتا ہی (رومیوں ۳: ۲۶)

(۲) ایمان محبت کی راہ سے اثر کرتا ہی (گلتیوں ۵: ۶)

(۳) ایمان سے نیک کام صادر ہوتے ہیں (یعقوب ۲: ۱۴-۲۶)

(۴) ایمان سے دنیا پر غالب آتے ہیں (۱ یوحنا ۵: ۴)

تنبیہ "خداوند یسوع آسمان سے اپنے زبردست فرشتوں کے ساتھ بھڑکتی آگ میں ظاہر ہوگا اور اُنسے جو خدا کو نہیں پہچانتے اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کی انجیل کو نہیں مانتے بدلا لیگا- وے خداوند کے چہرے سے اور اُسکی قدرت کے جلال سے ابدی ہلاکت کی سزا پاوینگے" (۲ تسالونیقیوں ۱: ۷-۹) +

باقی آئندہ

راقم جی- ایل- ٹھاکر داس گجرانوالہ

مختلف واقعات

پنڈت گوپی ناتھ ایڈیٹر اخبار عام لاہور نے گورہ نور پر ازالہ حیثیت عرفی کی نالش دائر کر دی ہی یہہ مقدمہ لالہ سوراج صاحب ایم- اے مجسٹریٹ درجہ اول کے اجلاس میں دائر ہی +

تھوڑا عرصہ ہوا کہ بنگال کے ایک گاؤں میں ایک شادی ہوئی جس میں دولہن کی عمر صرف ۸ ماہ کی تھی حالانکہ دولہا ایک نوجوان ۲۰ سال کی عمر کا تھا +

ماہ گذشتہ کو ایک بجرا جس میں بلیاں لدکر دہلی سے آئی تھیں بوجہ طغیانی دریائے جمن بلکشیر کے مقام پر ٹھہرا دیا گیا تھا نہیں معلوم کہ وہ بجرا کسطرح کھل گیا اور پیپوں کے پل سے اگر ٹکر کھائی پل کے کرٹے میں بلیاں اڑ گئیں اور ٹکر کے صدمہ سے پل ٹیڑھا ہوگیا مرمت ہو رہی ہو +

ہوس آف کامنز میں بجواب ایک سوال کے جو مسٹر کین نے انڈر سکرٹری آف اسٹیٹ سے کیا تھا کہا گیا کہ ہندوستان میں ۱۹ بیر شراب کے کارخانہ میں فی الحال اسپر کوئی محصول نہیں ہو لیکن گورنمنٹ آف انڈیا اسپر محصول لگانیکی تجویز کر رہی ہو اس سے پہلے سکرٹری آف اسٹیٹ کو اسبات کی آگاہی نہ تھی کہ بیر شراب نشہ میں لندن پورٹر شراب کے برابر ہو +

خیر خواہ کشمیر راوی ہو کہ پچھلی اتوار کو لاہور کی سناتن دھرم پرچارنی سبھا میں خوب مزا ہوا ستیارتھ پرکاش میں سے وہ مضمون پڑھ کر سنایا جو دیانند نے بیاہ کے متعلق بنایا ہو ہم اُن باتوں کی نقل نور افشاں میں نہیں کر سکتے خلاصہ مطلب اخبار مذکور کا یہہ ہو کہ دیانند تو اس معاملہ میں بام مارگیوں سے بھی بڑھ گئے - غرضکہ جسقدر آریہ سماجی جلسہ میں موجود تھے شرم کے مارے پانی پانی ہوگئے بلکہ اکثر تو یہانتک نادم ہوئے کہ استعفا دینے کو تیار ہیں + ۲۶ جولائی ۱۸۸۹ء

لالہ سائیں داس پریزیڈنٹ آریہ سماج نے اپنی دختر کلاں کی بیماری میں سناتن دھرم کی مطابق اُسکا گئودان بھی کیا اور برہمنوں کو دان بھی دیا - خیر خواہ کشمیر امید کرتا ہو کہ اسیطرح اور آریہ بھی اپنی ہٹ سے باز آکر دھرم سناتن کے معتقد ہونگے +

شاہان یورپ سلطان روم سے اس امر کا ایل کرنیوالے ہیں کہ مسلمانان سوڈان نے ابی سینا کے اکثر عیسائیوں کو غلام بنا کے عرب میں فروخت کیا - لیکن سلطان روم اسمیں کیا کر سکتے ہیں +

کانپور میں ۱۹ جولائی ۱۸۸۹ء کو بھشتی جسکو سانپ پکڑنے کا زیادہ شوق تھا سانپ کاٹنے سے مرگیا - ۲۰ جولائی کو ایک سیاہ فام ہندو اُسکی قبر پر جاکر اس دعویٰ سے کہ وہ اپنے سحر سے اسکو زندہ کر دیگا قبر کھودنا چاہا پولیس نے بلا اجازت مجسٹریٹ قبر کھودنے سے روکا ساحر صاحب تو چلتے نظر آئے مگر شہر کے بھٹیر یا دھسان خلقت کا دن بھر قبرستان میں بے انتہا ہجوم رہا +

خورجہ ضلع بلند شہر میں ایک راجپوت مسلمان کے گھر میں دختر پیدا ہوئی ہو جسکو دیکھکر بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں یعنے اسکی ایڑیاں آگے کو اور انگلیاں پیچھے کو اور دونوں ہاتھ پشت کی جانب خمیدہ ہیں یہانتک کہ ہاتھوں اور پاؤں میں تھوڑا سا فرق ہو ہنوز زندہ ہو لیکن اسکے ماں باپ اسکا زندہ رہنا پسند نہیں کرتے ہیں +

فورٹ گلوسٹر مل پر ہوڑہ میں دریا کی جانب حادثہ گذرا کچھ محراب دار دروازوں پر گدام بن رہے تھے کہ یکایک ایک محراب پھٹ پڑی اور چھ مزدور دبے ایک مرا ہوا نکلا دوسرا نکلتے ہی مرگیا چار ہوڑہ کے اسپتال میں داخل کئے گئے جنکو کم و بیش چوٹ لگی ہو +

لال بیگیوں کا عجب عقیدہ ہو اول اور کوئی نہ تھا اسکی قدرت سے بال بیگ جی پیدا ہوئے اور عرش کی جاروب کشی اُنکے سپرد ہوئی ایک دن خدا تعالیٰ نے رحم کھاکر کہا کہ بال بیگ تو ضعیف ہوگیا ہو اب ہم تجھکو کچھ دینگے دوسرے دن بال بیگ جی جب جاروب کشی کے لئے گئے تو وہاں سے اُنکو ایک چولہ یعنے پیراہن ملا اُنہوں نے اُسکو لاکر اپنی جگہہ پر رکھا اُس چولہ میں سے ایک لڑکا پیدا ہوا اُسکے رونیکی آواز سنکر بہت گھبرائے اور بارگاہ خداوندی میں عرض کی کہ اس چولہ میں سے ایک لڑکا پیدا ہوا ہو - جواب ملا کہ چونکہ اب تم ضعیف ہوگئے ہو اس لئے تمکو یہہ لڑکا عطا ہوا ہو اسکا نام لال بیگ یا نوری شاہ رکھا پھر خدا تعالیٰ نے لال بیگ سے کہا کہ تجھکو ہم نے پیر بنایا گھر گھر تیری دھائی اینٹ کی مسجد ہوگی چنانچہ ہر گھر میں انکی دھائی اینٹ کی مسجد موجود ہو +

مہر نیمروز

پریسبٹیرین مدرسہ علم الٰہی سہارنپور ایک سال کی کارروائی کامیابی کے ساتھ ختم کر کے تعطیل پذیر ہوا +

تقریری امتحان کمیٹی کے روبرو جسکے شریک پادری ڈاکٹر ایونگ صاحب لاہور کے اور پادری راجہ رام چیتا ممبر فرخ آباد کے تھے پانچ دن برابر ہوتا رہا - امتحانوں سے استادوں اور شاگردوں کی وفاداری کا کام پایۂ ثبوت کو پہنچا - حاضری میں طلباء کی تعداد ۲۱ - اس سال تھی - اُن میں سے سات نے (جو کہ سینیر کلاس میں تھے) تین برس تک تعلیم پاکر اس تعلیم کو ختم کیا اور سند حاصل کی - ان سات سند یافتوں میں سے بابو دھرم داس لودیانہ کی کلیسا کے عہدہ پاسٹری کے لئے طلب کئے گئے - ممتحن کمیٹی کے ایک نوٹ سے یہہ ظاہر ہوتا ہو کہ اُستادوں نے جن میں پادری اے - پی کیلسو اور ایچ فورمن صاحبان اور بابو درگا پرشاد (جو کہ اسی علم الٰہی مدرسہ کے سند یافتہ ہیں) اور پادری کنور سین - نہایت عمدہ کام کیا - اور یقین ہو کہ وے اپنی محنتوں کے پھلوں کو دیکھکر یعنے جنکو اُنہوں نے تعلیم دی ہو خوش ہونگے مدرسہ علم الٰہی کلیسا کے کامل اطمینان کے قابل ہو اور کامل یقین ہو کہ سال آئندہ بڑا شمار جدید طلبا کا اس مدرسہ میں شامل ہوگا +

خبریں

راجہ سر ٹی مادھو راؤ سانپ کے کاٹے کا سہل علاج یوں بتلاتے ہیں کہ مار گزیدہ آدمی کو بٹھلا کر اُسکے سر پر ٹھنڈے پانی کے پچاس ساٹھ گھڑے جبتک ڈالے جائیں کہ مریض ہوش میں آجائے - نور افشاں عقل میں تو آتا ہو - رائے ظاہر کی گئی ہو کہ کلکتہ کے تین مشن کالجوں کو ملاکر ایک کالج بنا دیا جائے

خیر اندیش مظہر ہو کہ گندہ فحش کتابوں کی بھی اشاعت دور کی جائے - یعنی بھانڈ - نقال کسبیاں - نور افشاں ضرور بالضرور -

وزیرہ اسمعیل خان چالیس میل دکن کیطرف ایک کشتی معمور پچاس ساٹھ آدمیوں کی غرق ہوئی ایک بھی نہ بچا -

موضع نورنگ پور تھانہ آدم پور کی ایک گوجری کو پانچ لڑکیاں

ایک ہی حمل میں یکے بعد دیگرے پیدا ہوئیں جنمیں سے ۴ زندہ موجود ہیں - **وزیر اعظم** ٹرکی نے قسطنطنیہ کے بائبل ہوس کو اجازت دی ہو کہ وہ ۲۵ ہزار حصے بائبل کے ٹرکی زبان میں شائع کرے اُنمیں زبور - تمثیلات - اناجیل اور رسولوں کے اعمال شامل ہیں - نور افشاں اللھم زد فزد - **افریقیہ میں** تھوڑے دن ہوئے کہ جب راجہ مرگیا تو اُسکے پیچھے اور ۵ پانچ رانیاں ہاتھ پاؤں کاٹے ہوئے زندہ دفن کی گئیں اور بہت سے باشندگان شہر بھی گوناگون عذاب سے مارے گئے - کسی کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے کسی کا سر سوراخ میں کیا گیا - **ایک** جرمن فوٹو گرافر نے چلتے ہوئے توپ کے گولے کی تصویر کھینچی ہو جو کہ تیرہ سو فیٹ فی سکینڈ کی تیزی پر جارہا تھا - **اہل** برلن نے دعوے کی ہو کہ پرنس آف ویلز کے صاحبزادہ ہندوستان سے واپس ہونے سے پہلے برہا ہونے جائیں - **روم** کے پاس کل فوج آراستہ وغیر آراستہ ۱۴ لاکھ ۴۳ ہزار ہو اُسمیں قابل جنگ ۴ لاکھ ۸۲ ہزار فوج ہی +

تار کی خبریں

پیرس ۳۰ جولائی - شاہ ایران کل چیر بورگ سے یہاں پہنچے اور اُنکے داخلہ پر نہایت گرمجوشی دکھلائی گئی پریزیڈنٹ کارنٹ اور وزیروں نے استقبال کیا اور باقاعدہ اسٹیشن کے اندر اُنہیں خیر مقدم کہا - اسٹیشن کے باہر بھاری ہجوم خلقت کا تھا - لوگوں کی تعداد اُن وقوعات کے سبب زیادہ تھی جو آجکل پیرس میں واقع ہو رہے ہیں - جنہوں نے عارضی طور پر سُست اور بیکار لوگوں کو بازاروں میں لا ڈالا ہی +

قسطنطنیہ ۳۰ جولائی بابعالی ایک جدید کمیشن بصدارت رضا پاشا اُن اصلاحات کی سوال کی تحقیقات کے لئے کریٹ بھیجتا ہو جنکا وہاں کے لوگوں کی طرف سے مطالبہ ہو رہا ہو آٹھ بٹالین ترکی فوج کو بھی کریٹ جانیکا حکم ہو چکا ہو انگلنڈ نے اطلاع دی ہو کہ وہ یہہ چاہتا ہو کریٹ ٹرکی کے مقبوضات میں رہے - رضا پاشا عارضی طور پر کریٹ کے گورنر جنرل مقرر کئے گئے ہیں اور سارٹسکی پاشا کو اِس اثنا میں واپس بلا لیا گیا ہو اب توقع کیجاتی ہو کہ معاملات کریٹ کا تصفیہ امن و امان کے ساتھ ہو جائیگا +

قاہرہ ۳۰ جولائی - والد النجمی تخمیناً ۲ ہزار درویشوں کے ساتھ خشکی کی راہ ایک شمال جانب بعجلت چلا جارہا ہو اور یقین ہو کہ آج بالکل مٹ بھیڑ ہوگی - کرنیل ڈوہوس کی فوج اُسکا پیچھا کر رہی ہو اور جنرل گرنفل بھی اسی عجلت کے ساتھ جنوبی جانب جارہے ہیں اِسطرح پر درویشوں کو سامنے اور پیچھے دونوں طرف کے حملہ کا مقابلہ کرنا ہوگا +

قاہرہ ۳۰ جولائی - فرنٹ جانب سے تازہ ترین خبریں اِس مضمون کی آئی ہیں کہ والد النجمی نے جب سے اپنا کیمپ اُٹھا لیا اور شمالی سمت پیشقدمی شروع کی ہو وہ بہت ہی تھوڑا بڑھا ہو کرنیل ڈوہوس کے کالم کے پاتروالوں کے دشمن کے ساتھ چند چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہوئیں اور اُنکے ساٹھ آدمیوں کو مارا - دشمن کے کیمپ سے لوگ بھاگ کر کثرت کے ساتھ مقام ہیلا میں پہنچ رہے ہیں - چونکہ دریائے نیل تیز چل رہا ہو اور طغیانی پر ہو اس لئے جنرل گرنفل معہ اپنی فوج کے بہت آہستہ جارہے ہیں وہ اُمید کرتے ہیں کہ کل ٹوسکے میں پہنچ جائیں +

قاہرہ ۳۱ جولائی - فن کمپنیاں ویلش پورڈ راون کی کل یہاں پہنچیں اور اب اسوان کو روانہ ہونیوالی ہیں - آدمیوں کو انگلستان سے براہ راست لانیکا خطرہ خود بخود ظاہر ہوتا جاتا ہو گرمی یہاں سخت پڑتی ہو کئی آدمی اسکے باعث مرگئے +

قاہرہ ۳۱ جولائی - مقام انابلی میں نہایت کسیقدر مصری رسالہ زیر کمان لفٹنٹ ڈی اگلا ئیلار متعلقہ سٹر موبس لانسرز اور جماعت درویشوں کی ایک چھوٹی تیز لڑائی ہوگئی ہو مصریوں کی کارروائی اچھی رہی اور دشمن پر بہادرانہ حملہ کیا سٹر آدمی اُنکے قتل کئے اور اسی کو پکڑا +

یارک شایر رجمنٹ کو اول بٹالین سائپرس سے اسکندریہ میں پہنچ گئی ہو +

قاہرہ ۳۱ جولائی - کرنیل ڈوہوس خبر دیتے ہیں کہ والد النجمی اپنی فوج کے بڑے حصّے کے ساتھ اُن پہاڑیوں پر ہو جو ابو سینیل کے شمال رُخ میں ۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہیں جہاں اُنّے اپنے پانی کے ذخیرے قائم کئے ہیں +

درویشوں کے شُتر سواروں نے کرنیل کچنر کی فوج مقیم ٹوسکی پر فیر کیا +

پیدل درویشوں کی ایک جماعت کو جو سکی کے متصل ایک گاؤں کے حصہ پر قابض تھی پسپا کیا گیا اور ۴۳ - آدمی اُنکے مارے گئے +

ناگاساکی - جاپان ۳۰ جولائی ایک خوفناک زلزلہ بمقام کوماموٹو ضلع ناگاساکی وقوع میں آیا جس سے بہت جان و مال کا نقصان ہوا +

لنڈن ۳۱ جولائی - کل جزیرہ کیوسیون میں ایک زلزلہ محسوس ہوا - صرف ناگاساکی قلعہ کی خبر سے معلوم ہوا کہ قریب ۶۰۰ - آدمی مرگئے +

ناگاساکی ۳۱ جولائی کماموٹو میں زلزلہ سے جان کا نقصان زیادہ نہیں ہوا - جیسا پہلے خیال کیا گیا تھا - صرف ۳۰ ہلاک ہوئے اور اسّی مجروح +

لنڈن یکم اگست لارڈ سالسبری نے ایک دعوت میں جو منجانب لارڈ میر گلڈ ہال منشن ہوس میں دیگئی تھی ایک تقریر کی اثنا میں فرمایا کہ برٹش گورنمنٹ یقیناً اسوقت تک مصر کو نچھوڑے گی جبتک ملک مذکور کو اپنے اندرونی اور خارجی دشمنوں سے اپنے بچانے کے قابل نہ ہو جائے +

بپتسمہ کی خبریں

بجنور ۸ جولائی بدست پادری سی - لک صاحب دو بالغوں کو بپتسمہ ہوا +

میرٹھ ۱۶ جولائی بدست جناب بشپ تھوبرن صاحب

۔ بالغ و نابالغ کو بپتسمہ ہوا +

بجنور ۱۹ جولائی- بدست پادری سی لک صاحب ایک ہوشیار فقیر کو بپتسمہ ہوا +

فیروزپور ۱۹ جولائی- بدست ایف ایل نیلڈ صاحب ۴- آدمیوں کو بپتسمہ ہوا +

ککرالہ ۲۶ جولائی- بدست جے جارڈن ایک شخص کو بپتسمہ ملا +

النپور ۳ جولائی- بدست جے جارڈن ایک شخص کو بپتسمہ ملا +

ماہ حال- بدست پادری بچر صاحب ایک بالغ کو بپتسمہ ملا +

غزل

از نتائج طبع بابو کدار ناتھ صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر نور افشاں

---

(۱) بازار فضل گرم ہوا اشتہار دو
ہر مفت میں نجات کا سودا پکار دو

(۲) سب کچھ قمار خانہ دنیا میں جیت کر
کیا فائدہ ہو جان اگر اپنی ہار دو

(۳) بالائے عرش جبکہ خزانہ مسیح ہو
دولت اس جہان کی دولت پہ وار دو

(۴) دنیا ہو غیر قوموں کی تم اے مسیحیو
خدمات دین میں عمر دو روزہ گذار دو

(۵) صنعت صلیب اٹھائی تو لینا ہو تاج بھی
آگے قدم بڑھا رہے ہمت نہ ہار دو

لودیانہ آج یہاں عید قرباں بخیریت گذرے +

گفتگو مابین ایک عیسائی اور ہندو اور محمدی اشخاص کے

محمدی- (عیسائی کیطرف اشارہ کر کے) دیکھو لالہ جی یہہ آدمی کرانی ہو گیا ہے نہ دین کا نہ دنیا کا- ذات برادری میں اب اسکو کوئی نزدیک نہیں آنے دیتا سب طرف سے ہمنشہ رہتی ہی

ہندو ہاں میاں جی سچ ہی- اب اسکا کیا نام لینے ہو یہہ تو گیا گذرا ہی اب تو یہہ اگر خاکروب کے ہاتھ سے لیکر کھالیوے تو اسکو کوئی نہیں پوچھتا (پھر عیسائی کیطرف مخاطب ہو کر) او کرانی ایک بات تو بتاؤ تمہارے لوگوں میں کوئی ذات پات ہی کہ سب چوہڑے ہو؟

عیسائی جی ہاں- لیکن ایک اور طرح سے ذات مانی جاتی ہی +

محمدی- بھلا وہ کسطرح؟

عیسائی ہم لوگوں میں جو درحقیقت عیسائی ہیں اور کلیسیا میں پورے ممبر ہیں انمیں سے اگر کسی کی نسبت یہہ ثبوت ہو جاوے کہ اسنے جھوٹی گواہی دی یا چوری کی یا زنا کیا یا کوئی اور جرم کیا اور اسکا اقبال اور اقرار سچے دل سے نہیں کیا اور نہ حتی المقدور تلافی کی تو وہ عیسائی مجلس سے خارج کیا جاتا ہی یعنے اسکو عشاء ربانی میں داخل نہیں کیا جاتا +

ہندو و محمدی عشاء ربانی کیا ہوتا ہی؟

عیسائی یہہ نشان ہی ہمارے خداوند کو یاد کرنے کا جو ہمارے گناہوں کے واسطے موا ہی +

ہندو یہہ صرف بات بنائی ہوئی ہی- البتہ اگر کسی کے ہاتھ سے گئے مرجائے تو ضرور گنگا جانا چاہئے لیکن حساب کتاب کی بات میں تو ہمیشہ بغیر جھوٹ کے کام نہیں چلتا +

محمدی ہاں لالہ جی یہہ بیوقوف عیسائی کیا جانتے ہیں بھلا دنیاوی کاروبار کو مذہب سے کیا تعلق اگر خدانخواستہ کوئی بد (سور) کو چھو لیوے تو ضرور جبتک پاک صاف نہ ہووے تبتک اُسکے ہاتھ سے کھانا روا نہیں ہی +

فہرست چندہ یادگار پادری دینا ناتھ صاحب

مرحوم برائے اطلاع چندہ دہندگان شائع کیجاتی ہی- جن اصحاب کو چندہ دینا منظور ہو پاس منصف شیر سنگھ صاحب باجوا سکرٹری بمقام بٹالہ روانہ فرماویں +

نمبر شمار	نام	تعداد رقم
۱	پادری کلارک صاحب	[illegible]
۲	ڈاکٹر چارلس مارٹن صاحب	[illegible]
۳	مس صاحبان ترنتاران	[illegible]
۴	مسٹر جی- ایس ہینول صاحب از دھرم سال	[illegible]
۵	از گرجا نارووال	[illegible]
۶	از برادران فیروزپور	[illegible]
۷	بابو ایشان چندر سنگی صاحب بٹالہ	[illegible]
۸	مسٹر گھوس صاحب از دہرہ دون	[illegible]

راقم
بندہ شیر سنگھ باجوا سکرٹری
بٹالہ

ضرورت

راولپنڈی مشن ہائی اسکول کیواسطے ایک عیسائی سائنس ماسٹر یعنی (علم طبعیات پڑھانے والے اُستاد) کی ضرورت ہی جو کہ زبان اُردو اور انگریزی بخوبی جانتا ہو- تاکہ حسب اعتبار انٹرینس کو انگریزی میں اور حسب اعتبار مڈل کو اُردو میں سائنس پڑھا سکے- درخواستیں معہ اسناد کارگذاری ہمارے پاس آنی چاہئیں +

المشتہر
ہیڈ ماسٹر مشن اسکول
راولپنڈی

نمبر ۱۶ رپورٹ محرر کمیٹی بابت خوردنی گیل بالمیہ میونسپل و درخواست خریدے جانے دوسرے بیل کے بجائے اسکے۔ تجویز ہوئی کہ چودھری علی بخش بیل خرید کرکے اسکی قیمت کے لئے رپورٹ کریں۔ نمبر ۱۷ درخواست گوندال وغیرہ دکانداران بدیں خواست اسکے کہ جب کبھی مال خرید و فروخت کرکے دکان سے باہر رکھ دیتے ہیں تو ملازمان پولیس دق کرتے ہیں اور چالان کرتے ہیں جلسہ آئندہ تک ملتوی رہے۔ نمبر ۱۸ خط کرنیل نسبت معاوضہ خدمات ماسٹران۔ تجویز ہوئی کہ سپردگی خدمات ماسٹران بموقع امتحان دے پنجاب یونیورسٹی بموجب خط سرکلر نمبر ۱۸ مورخہ ۱۲۔ دسمبر ۱۸۸۸ء بلا کسی معاوضہ کے کی جاوے کہ کمیٹی کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ رویداد جلسہ معمولی میونسپل کمیٹی لودیانہ باجلاس شاہزادہ محمد نادر صاحب سی۔ آئی۔ ای پریزیڈنٹ۔ سردار بکرمی سہائے صاحب۔ بابو رائے برودہ صاحب۔ مولوی محمد حسن صاحب۔ خواجہ احسن شاہ صاحب۔ لالہ راجہ عبدالرحمن صاحب۔ سید سردار علی صاحب۔ ماسٹر مولراج صاحب۔ چودھری علی بخش صاحب۔ لالہ گوپی مل صاحب۔ سید غلام محمد صاحب۔ لالہ اننت رام صاحب۔ لالہ سالک رام صاحب۔ لالہ کندن سنگھ صاحب۔ مسٹر وائلی صاحب۔ منشی رحیم بخش صاحب۔ لالہ اننت رام صاحب۔ سردار علی محمد خان صاحب۔ واقعہ ۱۰ مئی ۱۸۸۹ء نمبر ۱ رزولیوشن نمبر ۱۳ مورخہ ۲۔ اپریل ۱۸۸۹ء جو قبضہ ظہر رپورٹ سب کمیٹی تعلیم نسبت بہم رسانی اسباب ضروری بمدارس زنانہ۔ کثرت رائے سے تجویز ہوئی کہ اسباب ذیل ہر ایک مدرسہ کے لئے خرید کیا جاوے۔ فرش ٹاٹ بقدر ضرورت۔ کرسی چوبی۔ میز چوبی کرسی و میز ہر دو کی قیمت ۸ سے زیادہ نہ ہو سب کمیٹی تعلیم سامان خرید کرکے اسکی مشخصہ قیمت کی رپورٹ کرے۔ نمبر ۲ رپورٹ سب کمیٹی بحوالہ رزولیوشن نمبر ۱ مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۸۸۸ء نسبت تجویز انسپکٹرس و مدرسہ ہائے زنانہ واسطے مدارس زنانہ و تجویز تحریری مسٹر وائلی صاحب کہ صاحب ڈپٹی کمشنر جو ایک انسپکٹرس مدارس دیہاتی کے لئے مقرر کرنے والے ہیں اسی کے سپرد یہ کام کیا جاوے اور تنخواہ ۵ روپیہ ماہوار اس خدمت کے لئے دیجاوے۔ کثرت رائے سے تجویز ہوئی کہ تجویز مسٹر وائلی صاحب منظور کیجاوے نیز مسٹر صاحب پریزیڈنٹ ڈسٹرکٹ بورڈ اپنے مدرسہ جات کے معائنہ کے لئے تجویز کریں وہ انسپکٹرس اس کمیٹی کو بھی منظور ہوگی جس ماہوار تک کی تنخواہ کمیٹی دے سکتی ہے خط و کتابت اس بارہ میں بہ سبب جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کیجاوے۔ نمبر ۳ رپورٹ سب کمیٹی بحوالہ رزولیوشن نمبر ۱ مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۹ء نسبت دینے انعام مدرسہ زنانہ کو بحساب فی طالبہ کثرت رائے سے تجویز ہوئی کہ کل لڑکیاں کے لئے انعام بحساب فی لڑکی ۴ر کے حساب سے منظور ہو یہ انعام سب کمیٹی تعلیم کی معرفت تقسیم کیا جاوے۔ نمبر ۴ رپورٹ سید سردار علی ممبر سب کمیٹی بقبول ماسٹر مولراج صاحب میونسپل کمشنر معائنہ مدارس زنانہ۔ واسطے انتظام امداد مدرسہ رویا سر کی کے ایک سب کمیٹی حسب ذیل لالہ گوپی مل صاحب۔ بابو رائے برودہ صاحب۔ منشی رحیم بخش صاحب مقرر ہو کر بعد دریافت رپورٹ کریں اور برکت علی مدرس مدرسہ محلہ قاضیاں پر مبلغ جرمانہ کیا جاوے اور تبدیلی اس مدرسہ کی بابت حسب ضابطہ منظوری منگوائی جاوے۔ جو جو مدرس مکان مدرسہ میں رہائش رکھتے ہیں انکو منع کیا جاوے کہ وہ رہائش نہ رکھیں جواب روبکاریات جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کا دیا جاوے۔ نمبر ۵ رزولیوشن نمبر ۱۴ مورخہ ۲۔ اپریل ۱۸۸۹ء ظاہر ہو کہ درخواست ہیڈ ماسٹر صاحب بدرخواست ترقی تنخواہ تجویز ہوئی کہ اسوقت موقع نہیں تجویز سابقہ قائم رہے۔ نمبر ۶ رزولیوشن نمبر ۱۷ مورخہ ۲۔ اپریل ۱۸۸۹ء ظاہر ہو کہ سوال ۴ کا نداران بدرخواست اسکے کہ جب ہم خرید فروخت کی غرض سے تھوڑی دیر کے لئے مال سڑک پر رکھتے ہیں تو پولیس زیر دفعہ ۳۴۔ ایکٹ ۵ مواخذہ کرتی ہے۔ تجویز ہوئی کہ خلاف قانون کمیٹی کوئی دست اندازی کرنا نہیں چاہتی درخواست نامنظور کیجاوے۔ نمبر ۷ تخمینہ جات جو براہ منظوری کمیٹی میں پیش ہوئے۔ تخمینہ مرمت سڑک جانب شمال قیصر گنج۔ بتعداد ۵۰ تخمینہ مرمت سڑک لنگر محلہ موجیرہ ۲۵ ۔ تخمینہ تیاری دیوار شرقی میونسپل باغ بتعداد ۵۰ ۔ تخمینہ گوبری و کچل مکان مذبوح خانہ غربی واقع حلقہ نمبر ۳ بتعداد ۱۵ ۔ تخمینہ تیاری فرش جدید گرد چاہ سڑکی والا واقع محلہ دیش گنج ۵۵ ۔ تخمینہ مرمت فرش محلہ اوان و چھپیان بتعداد ۶۵ ۔ مرمت نالی کوچہ نجاران بتعداد ۱۳۰ ۔ تخمینہ تیاری الماری دیوار معہ لگانے دروازہ جدید کمرہ سکرٹری مقابل کمرہ نو تعمیر ناکہ دفتر سامنے جناب پریزیڈنٹ کے ۲۰ معہ تیاری دروازہ۔ رپورٹ اور سیر درخواست منظوری جس میں خرچ ۸۰ خرچ مرمت سڑک چوک نسبت غلطی تخمینہ کے بجائے ۱۰ ۱۲ درج ہے۔ تجویز ہوئی کہ تخمینہ جات تعمیر و مرمت منظور کئے جاویں مگر تعمیر دیوار باغ سادہ تعمیر کی جاوے جا لیدار دیوار کمزور ہوتی ہے۔ نمبر ۸ رپورٹ سب کمیٹی باغ شعر اسکے کہ بسبب قلیل ہونے تنخواہ بیلداران باغیچہ آدمی بمشکل ملتا ہے بلکہ اکثر اوقات ہیچ ہو جاتا ہے تنخواہ انکی اضافہ فرمائی جاوے۔ تجویز ہوئی کہ بجائے ۴ کے فی بیلدار ۵ منظور کئے جاویں۔ نمبر ۹ کاغذات اضافہ سفیدہ تعمیر کمرہ ٹون ہال بجائے رقم ۱۰۰ رقم مشخصہ مبلغ ۱۲۰ روپیہ بباعث تعمیر کارنس اور زیادتی خرچ مصالح ہوئی۔ تجویز ہوئی کہ اسٹیمیٹ کا ۱۰۰ سے ۱۲۰ تک بڑھایا جانا منظور کیا جاوے اور منظوری ضابطہ عمل میں کی جاوے۔

رویداد جلسہ معمولی میونسپل کمیٹی لودیانہ باجلاس شاہزادہ محمد نادر صاحب سی۔ آئی۔ ای پریزیڈنٹ۔ سردار بکرمی سہائے صاحب۔ بابو رائے برودہ صاحب۔ خواجہ احسن شاہ صاحب۔ سید سردار علی صاحب۔ لالہ راجہ عبدالرحمن صاحب۔ ماسٹر مولراج صاحب۔ سید غلام محمد صاحب۔ چودھری کندن سنگھ صاحب۔ مسٹر وائلی صاحب۔ لالہ گوپی مل صاحب واقعہ ۱۱ مئی ۱۸۸۹ء نمبر ۱ رپورٹ ڈپٹی انسپکٹر کوتوالی لودیانہ بدرخواست مرمت کرائے جانے چھت کوٹھڑی مال خانہ و زیران سوئم و رپورٹ اہلمد کہ واسطے مرمت مکانات ۱۵ بالمقطع مقرر ہیں جو میونسپل کو دیا جاتا ہے اسی میں مرمت اسکی ہونی چاہئے ورنہ کل مرمت معرفت میونسپل کمیٹی ہووے تجویز ہوئی کہ اول اور سیر تخمینہ مرمت کوٹھڑی مال خانہ جو کہ زیران سوئم کا تیار کرکے پیش کرے نمبر ۲ ترجمہ رپورٹ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر حفظان صحت پنجاب معائنہ صفائی شہر معہ کاغذات متعلقہ در روبکار محکمہ بابت گماشتہ ری شعوا کی کرنالی قیصر گنج جہاں اب خام ہے وہاں ہی پختہ بنانی چاہئے تجویز ہوئی کہ بابت عدم تعمیل و تخمی کرنے سپرد داروغہ صفائی سے جواب لیا جاوے و نیز سب کمیٹی صفائی سے بھی بسبب عدم کرانے صفائی دریافت کیا جاوے اور نالی قیصر گنج تعمیر شروع کیجاوے حکم تمام اور سپر جاری ہو۔ نسبت صفائی نوکر چودھری کندن سنگھ و نسبت احاطہ بو شاہ و مرزا عبدالرحمن لالہ اننت رام میر حلقہ و سردار نگرانی کیجاوے بابت ندابوچی خانہ۔ اور سیر تخمینہ مرمت کرکے پیش کریں اور نسبت گڈہ جات کہات کوڑہ کے احکام سابقہ کی تعمیل ہو اور گڈوں پر پردہ کا لگا ڈالا جاوے اور گڈہ کوڑہ کا ایسا بھرا جاوے کہ کوڑہ مٹی سے ایک فٹ نیچے رہے۔ داروغہ صفائی و ناکہ داران نگران رہیں اور رپورٹ سابقہ لالہ عبدالرحمن معہ شیل تالاب کے پیش ہو۔ سکرٹری صاحب کام داروغہ صفائی کی نگرانی رکھیں جیسا صاحب ہدایت دیتی ہوتی ہو۔ نمبر ۳ رپورٹ مرزا امام الدین معہ ترجمہ رائے بک مشعر اسکے کہ نسبت مکان ڈسپنسری جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر و جناب صاحب انسپکٹر جنرل نے جو ریمارک دیا ہے اسپر توجہ کمیٹی ہونی چاہئے۔ تجویز ہوئی۔ کہ توسیع مکان کے بارہ میں مرزا عبدالرحمن اور چودھری کندن سنگھ سب کمیٹی مقرر کئے جاویں اور پروانہ خوشنودی مزاج مرزا امام الدین کو دیا جاوے۔ نمبر ۴ رپورٹ سید غلام محمد صاحب مشعر اسکے کہ جو سوال میونسپل میں گذرتے ہیں بجائے سادہ کاغذ کے ایک آنہ کے فیس کورٹ پر ہونے چاہئیں معہ رپورٹ سابقہ اہلمد صدر و نیز حکم جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اتفاق رائے سے تجویز ہوئی کہ رپورٹ سید غلام محمد صاحب نامنظور کیجاوے۔ (باقی آئندہ)

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ای۔ پی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا